بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۵ ہجرت ۱۳۳۵ ہش ۲۵ مئی ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۲۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲۴ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

کل یہ اطلاع آئی تھی۔ کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

امریکہ نے سعودی عرب کو جو اسلحہ دیا ہے وہ صرف داخلی امن و امان کے قیام کیلئے استعمال ہوگا

مصر چین کی اشتراکی حکومت کو تسلیم کرکے ایک غلطی کا مرتکب ہوا ہے۔ صدر آئزن ہاور کی پریس کانفرنس

واشنگٹن ۲۴ مئی صدر آئزن ہاور نے بتایا ہے کہ امریکہ نے سعودی عرب کو جو اسلحہ دیا ہے۔ وہ اسے داخلی امن و امان کے لئے استعمال کرے گا۔ آپ نے یہ خیال بھی ظاہر کیا کہ مصر نے چین کی عوامی جمہوریہ کو تسلیم کرکے غلطی کی ہے۔ صدر آئزن ہاور نے کل پریس کانفرنس میں مختلف عالمی مسائل کے متعلق امریکہ کی پالیسی پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ امریکہ اور سعودی عرب کے درمیان گزشتہ اگست میں ۱۷ ہزار ڈالر کا ایک معاہدہ طے پایا تھا۔ جس کے تحت امریکہ نے سعودی عرب کو اسلحہ بھی فراہم کیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ امریکہ کو اس امر کا اطمینان ہے۔ کہ وہ اسلحہ جارحانہ مقاصد کے لئے استعمال نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ صرف داخلی امن و امان کے قیام کے لئے استعمال ہوگا۔

صدر جمہوریہ امریکہ نے مصر کی طرف سے عوامی جمہوریہ چین کو تسلیم کرنے کے فیصلہ پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا میرے خیال میں مصر نے یہ فیصلہ کرکے غلطی کی ہے۔ ابھی چین کی اشتراکی حکومت کو تسلیم کرنے کا مناسب وقت نہیں آیا۔ اس فیصلہ سے بہت سی الجھنیں پیدا ہونے کا امکان ہے۔

روس نے اپنی فوج میں ۱۲ لاکھ کی تخفیف کرنے کا جو اعلان کیا ہے۔ اس کے متعلق صدر آئزن ہاور نے کہا ہے۔ کہ امریکہ اس اعلان کا پُرجوش خیر مقدم کرتا ہے۔ بشرطیکہ اس اعلان پر واقعی عمل بھی کیا جائے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ مئی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت تا حال اعصابی بے چینی اور کسی قدر نقرس کی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

- حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

- مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی جو حضور کے ارشاد پر مری گئے ہوئے تھے مری سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

فرانس کے ایک وزیر مملکت

الجزائر میں جبر و تشدد کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے مستعفی ہو گئے

پیرس ۲۴ مئی۔ حکومت فرانس کے ایک وزیر مملکت نے الجزائر میں فرانس کی موجودہ پالیسی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے وزارت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ وزیر مملکت نے اس سلسلے میں جو خط فرانس کے وزیر اعظم کو لکھا ہے اس میں کہا ہے کہ الجزائر میں فرانس کے جبر و تشدد کی وجہ سے پورا عالم اسلام فرانس سے نفرت کرنے لگا ہے۔ اس پالیسی کے نتیجہ میں الجزائر بھی جلد فرانس کے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ کیونکہ جبر و تشدد زیادہ دیر تک کامیاب نہیں ہو سکتا۔

آپ نے اس امر پر زور دیا ہے کہ فوراً الجزائر کے اعتدال پسند سیاسی لیڈروں سے گفت و شنید شروع کردینی چاہیئے۔ تاکہ مفاہمت کی کوئی صورت پیدا ہو سکے۔ فوجی کارروائی حالات کو بدتر سے بدتر بنا دے گی۔

قرآن مجید کی خدمت و اشاعت کے ساتھ ہی اس زمانہ میں

اسلام کی ترقی وابستہ ہے

قائد صاحب خدام الاحمدیہ ربوہ کی تقریر

ربوہ ۲۴ مئی۔ کل مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ قرآن مجید کی خدمت و اشاعت اور اس کی تعلیمات پر گامزن ہونے سے ہی اس زمانہ میں اسلام ترقی کر سکتا ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

قائد ربوہ مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے نے کل مجلس کے ماہانہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے تذکرہ میں سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے متعدد ایسے الہامات پیش کئے جن میں تفصیل کے ساتھ ۱۹۴۷ء کے ہنگامے قادیان کے انخلا اور ربوہ کے قیام کی خبر دی گئی تھی۔ آپ نے بتایا کہ ان الہامات میں اسلام کی ترقی جماعت کی کامیابی اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت و نصرت کا وعدہ بھی کیا گیا ہے۔ مگر اس وعدہ کو قرآن پاک کی خدمت اور اشاعت اور اس کی تعلیم پر گامزن ہونے کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے۔ آپ نے مجلس کی مختلف سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے خدمت خلق پر خاص زور دیا۔ جلسے کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع کی گئی۔ جس کے بعد مشتاق احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ اور احمد صادق صاحب بنگالی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز ملفوظات پڑھ کر سنائے۔

برطانوی وزیر اعظم کو پاکستان آنے کی دعوت

کراچی ۲۴ مئی معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے برطانوی وزیر اعظم مسٹر ایڈن کو پاکستان آنے کی دعوت دی ہے۔ اگر آپ نے یہ دعوت منظور کرلی۔ تو آپ آسٹریلیا کے دورے کے دوران پاکستان آئیں گے۔

آج مرکزی کابینہ مشرقی بنگال کی صورت حال پر غور کر رہی ہے

کراچی ۲۴ مئی۔ مشرقی بنگال اسمبلی کے سپیکر کے فیصلہ سے جو صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔ آج مرکزی کابینہ اس پر غور کر رہی ہے۔ متحدہ محاذ سے تعلق رکھنے والے حلقوں کا خیال ہے کہ سپیکر نے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے۔ اور اس نے ایوان کے اختیارات ۔۔۔ گورنر کو سونپ دینے کی کوشش کی ہے۔ ان حلقوں کا کہنا ہے کہ اگر صوبہ میں گورنری راج قائم ہوگیا۔ تو اس کی ساری ذمہ داری سپیکر اور حزب مخالف پر عائد ہوگی۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۵۶ء

تعمیر مساجد

غیر اسلامی ممالک میں مسجد تعمیر کرنا بھی درحقیقت تبلیغ اسلام کا ایک نہایت اہم ذریعہ ہے۔ یہ بظاہر تو مٹی اور پتھر کی ایک عمارت ہے لیکن یہی وہ مقام ہے۔ جہاں سے اسلام کا نور نکل نکل کر اپنے اردگرد کے ماحول کو منور کر دیتا ہے۔ مسجد گویا اسلام کا ایک ٹھوس مبلغ ہے۔ جو زبانِ حال سے اللہ تعالےٰ کی توحید اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کا اعلان کرتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کئی بار بتلایا ہے۔ جب کسی غیر اسلامی ملک میں مسجد تعمیر ہوتی ہے۔ تو وہاں کے لوگ محض ایک عجوبہ خیال کرکے ہی اسے دیکھنے کے لئے آجاتے ہیں۔ اور اس طرح مبلغ اسلام کو موقعہ مل جاتا ہے۔ کہ وہ ان کے کانوں تک اسلام کا پیغام پہنچا سکے۔ جن تک یہ پیغام پہلے نہیں پہنچا۔ اس طرح بہت سی سعید روحوں کو اسلام کو سمجھنے اور اس کو اختیار کرنے کی سعادت نصیب ہو جاتی ہے۔

الغرض مبلغ اسلام کے لئے مسجد ایک نہایت کاری ہتھیار ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جہاں مسجد موجود نہیں ہوتی۔ وہاں تبلیغ کا کام باحسن طریق سرانجام نہیں پا سکتا۔ مسجد کی موجودگی میں بہت سی مشکلات جو غیر اسلامی ممالک میں تبلیغ کے راستہ میں حائل ہو سکتی ہیں۔ دور ہو جاتی ہیں۔ مثلاً ایک بڑا فائدہ تو یہی ہوتا ہے۔ کہ مشن کے لئے ایک مرکز مل جاتا ہے۔ جو خاص کر مغربی ممالک میں کثیر اخراجات کے باوجود بھی حاصل ہونا آسان نہیں ہے۔ مسجد شہر کے خواہ کسی غیر معروف اور غیر آباد حصہ میں ہی کیوں نہ بنائی جائے۔ خود مسجد کی تعمیر سے اس علاقہ کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ مرکز کے حصول کے علاوہ مبلغین کی رہائش کا انتظام بھی خاطر خواہ ہو جاتا ہے۔ جو آج کل مغربی ممالک میں غیر معمولی اخراجات چاہتا ہے۔

یہی اور اسی قسم کی دیگر وجوہات ہیں۔ جن کی بناء پر ہمارے اولوالعزم امام نے ایسے ممالک میں مساجد کی تعمیر پر زور دیا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اس عزم میں جماعت احمدیہ کو اپنی بساط سے بڑھ کر کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ یہ شرف اللہ تعالےٰ کی مہربانی سے جماعت احمدیہ کو ہی حاصل ہے۔ کہ اس نے کئی ایسے ممالک میں جہاں پہلے کبھی اذان کی آواز نہیں گونجی تھی مساجد تعمیر کرکے پانچ وقت اللہ تعالےٰ کی توحید اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کا غلغلہ ڈالنے کا سامان کر دیا ہے۔

اگرچہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ اس ضمن میں اب تک جو کچھ ہو چکا ہے۔ کسی جماعت کے لئے بھی وجہ فخر ہو سکتا ہے۔ لیکن ایک ایسی جماعت کے لئے جس کا دعویٰ یہ ہو۔ کہ اسے اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں تبلیغ اسلام اور احیائے دین کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اتنا کام آٹے میں نمک کی حیثیت رکھتا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ دنیا کے ہر شہر میں زیادہ نہیں تو کم از کم ایک مسجد اب تک ضرور تعمیر ہو چکی۔ یہ درست ہے کہ جماعت پر مالی بار بہت ہے۔ لیکن یہ بار ان فرائض کے ساتھ کوئی نسبت نہیں رکھتا جو الٰہی جماعتوں کے لئے ادا کرنے ضروری ہوتے ہیں۔ الٰہی جماعت کا مطلب تو یہ ہے۔ کہ ہم اپنی کوڑی کوڑی اللہ تعالےٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف سمجھیں۔ اور اگر فضولیات میں ہم ایک پیسہ بھی خرچ کریں۔ تو اس روز کے تصور سے کانپ اٹھیں۔ جس روز ہم میدان محاسبہ میں کھڑے ہو کر اس رزق کا حساب دیں گے۔ جو اللہ تعالےٰ نے ہمیں عطا کیا ہے۔

احباب کو الفضل سے معلوم ہو رہا ہے۔ کہ جرمنی میں مسجد کی تعمیر کی فوری ضرورت ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مساجد کی تعمیر کے لئے فنڈ جمع کرنے کی نہایت آسان تجاویز ہمارے سامنے رکھدی ہوئی ہیں۔ جو الفضل میں بار بار شائع ہو رہی ہیں۔ اگر ہم اس پر عمل کریں۔ تو ایک جرمنی کی مسجد ہی کیا۔ چند ہی سالوں میں ہم یورپ اور امریکہ کے طول و عرض میں مساجد کا ایک جال پھیلا سکتے ہیں۔ لیکن ایسا یکے بعد دیگرے ہی ہو سکتا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ مطالبہ کے پیش نظر فی الحال جرمنی کی مسجد کی تکمیل کے لئے جو روپیہ درکار ہے۔ وہ فوری طور پر مہیا کریں۔ تاکہ ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خواہش کو تکمیل تک پہنچا سکیں۔

رپورٹ و نتیجہ تعلیم القرآن کلاس

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بابت ماہ مئی ۱۹۵۶ء

اس سال تعلیم القرآن کلاس لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام دفتر لجنہ اماء اللہ میں کھولی گئی۔ اس سال صرف ربوہ، راولپنڈی اور فتح پور ضلع گجرات سے طالبات پڑھائی کے لئے تشریف لائیں۔ یہ امر نہایت خوشی کا موجب ہے۔ کہ لگاتار دو سال سے راولپنڈی کی طرف سے طالبات شامل ہونے کے لئے آرہی ہیں۔

اس کلاس کی کل تعداد دس طالبات پر مشتمل تھی۔ جو کہ سب کی سب کامیاب ہوئیں۔ مندرجہ ذیل اساتذہ، پڑھانے کے لئے مقرر تھے۔ جنہوں نے نہایت محنت سے پڑھایا۔ ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ان کے تعاون کا بہت بہت شکریہ ادا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

مولوی غلام باری صاحب سیف علمی مسائل پڑھانے پر مقرر تھے۔ مولوی رشید احمد صاحب چغتائی نے قرآن کریم باترجمہ اور حدیث پڑھایا۔ مولوی امین اللہ خان صاحب سالک نے اختلافی مسائل پر نوٹ لکھوائے۔ محترمہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ نے سیرت تاریخ پڑھائی۔ محترمہ سعیدہ احسن صاحبہ نے فقہ احمدیہ میں سے مسائل یاد کرائے۔ اور امۃ الحمید صاحبہ نے عربی کا مضمون پڑھایا۔

تمام طالبات نے پڑھائی نہایت دلچسپی سے کی۔ جس کی وجہ سے نتیجہ خوشکن رہا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ اس کلاس کی طالبات کو اس تعلیم سے بہرہ ور ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نام طالبات	فقہ احمدیہ کل نمبر ۷۵	سیرت کل نمبر ۴۰	مسئلہ احمدیہ کل نمبر ۳۰	اختلافی مسائل ۱۰۰	علمی مسائل ۱۰۰	قرآن شریف و حدیث ۷۵	عربی ۱۰۰	کل نمبر ۴۳۵	
(۱) امۃ الباری ربوہ	۷۴	۳۸	۲۷	۷۶	۵۵	۹۱	۸۹	۳۹۴	اول
(۲) امۃ الرشید	۵۵	۳۴	۲۸	۸۱	۵۰	۵۸	۸۲	۳۸۸	دوم
(۳) بشریٰ شائستہ	۵۱	۳۲	۲۷	۳۸	۵۰	۴۳	۶۲½	۳۰۴½	
(۴) بشریٰ شمیم	۵۴	۳۰	۲۷	۴۰	ب	۶۵	۸۹	۳۰۵	
(۵) ثریا شاہین	۵۰	۳۴	۲۳	۵۳	۵۴	۳۰	۴۲	۲۷۷	
(۶) نسیم اختر	۵۵	۳۴	۲۰	۵۱	۴۰	۱۴	۴۰	۲۸۱	
(۷) حلیمہ ناصرہ	۳۷	۱۹	۱۷	ب	ب	۳۰	ب	۱۰۳	
(۸) امۃ الجمیل	۵۷	۳۰	۲۵	۵۶	۵۰	۶۰	۸۲	۳۶۰	سوم
(۹) عطیہ	۱۴	۲۱	ب	ب	ب	ب	ب		
(۱۰) حمیدہ صدیقی	۳۰	۱۷	ب	ب	ب	ب	ب		

عازمین حج بیت اللہ

حسب سابق امسال بھی کئی احمدی دوستوں نے حج پر جانے کے لئے درخواستیں متعلقہ دفتر کو بھجوائی تھیں۔ خدا کرے۔ کہ اس پاک آرزو کی تکمیل میں سب کو کامیابی نصیب ہو۔ اور ان کا حج نہ صرف ان کی ذات کے لئے بلکہ سارے عالم اسلام کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔ ابھی تک حسب ذیل دوستوں نے اطلاع بھجوائی ہے۔ کہ انہیں حکومت کی طرف سے اجازت مل گئی ہے۔ (۱) شیخ مہر دین صاحب بوٹ میکر معہ اہلیہ صاحبہ سیالکوٹ شہر۔ (۲) چوہدری محمد بخش صاحب ٹنڈو الہ یار ضلع حیدرآباد (سندھ) معرفت چوہدری عطاء اللہ صاحب ٹھیکیدار بھٹہ خشت گاندھی چوک ٹنڈو الہیار۔

دیگر احباب بھی جلد اطلاع بھجوائیں۔ تاکہ اسی طرح ان کے اسماء بھی تعارفاً اخبار میں شائع کروا دیئے جائیں۔ (مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

۲۶ رمئی — یوم وصال سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضور علیہ السلام کے سفرِ لاہور اور رحلت کے کوائف

۲۶ رمئی سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یوم وصال ہے۔ آج سے پورے ۴۸ سال (یعنے قریباً نصف صدی) قبل ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو حضور علیہ السلام اس عالم فانی سے رحلت فرما کر محبوب حقیقی سے جا ملے تھے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یوم وصال کی مناسبت سے حضور علیہ السلام کے آخری سفر لاہور اور حضور کی وفات کے حالات افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ یہ حالات حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی کی تصنیف لطیف "سلسلہ احمدیہ" ... سے لئے گئے ہیں (ادارہ)

سفرِ لاہور اور وفات کے الہامات کا اعادہ

ہماری والدہ صاحبہ کی طبیعت علیل رہتی تھی۔ اور ان کی خواہش تھی کہ لاہور جا کر علاج کرائیں۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ غالباً اپنی طبیعت کے کسی مخفی اثر کے ماتحت اس وقت سفر اختیار کرنے میں متامل تھے۔ لیکن آخر آپ والدہ صاحبہ کے اصرار پر تیار ہو گئے۔ یہ اپریل ۱۹۰۸ء کے آخری ایام تھے۔ لیکن ابھی آپ قادیان میں ہی تھے۔ اور دوسرے دن روانگی کی تیاری تھی۔ کہ ۲۵ اور ۲۶ راپریل کی درمیانی شب کو آپ کو یہ الہام ہوا۔

مباش ایمن از بازی روزگار۔ یعنے "زندگی کے کھیل سے امن میں نہ رہو"۱؎

یہ ایک چونکا دینے والا الہام تھا۔ اور چونکہ اتفاق سے اس دن ہمارے چھوٹے بھائی کی طبیعت بھی علیل ہو گئی۔ اس لئے آپ پھر متامل ہو گئے۔ اور اس دن کی روانگی ملتوی کر دی۔ لیکن چونکہ ادھر والدہ صاحبہ کی خواہش تھی اور ادھر الہام میں کوئی تعیین نہیں تھی۔ اور بھائی کی حالت میں بھی افاقہ تھا۔ اس لئے آپ دوسرے دن یعنے ۲۷ راپریل ۱۹۰۸ء کو قادیان سے روانہ ہو گئے۔ بٹالہ میں پہنچ کر جو ان ایام میں قادیان کا ریلوے سٹیشن تھا۔ پھر ایک روک پیش آگئی۔ اور وہ یہ کہ خلاف توقع ریزرو گاڑی نہیں مل سکی اس پر آپ نے پھر قادیان واپس چلے آنے کا ارادہ فرمایا۔ لیکن بالآخر بٹالہ میں ہی ریزرو گاڑی کے انتظار میں ٹھہر گئے۔ اور گاڑی ملنے پر ۲۹ راپریل کو لاہور تشریف لے گئے جہاں آپ نے اپنے ایک ذی عزت مرید خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی کے مکان پر قیام کیا۔ جب مخالفین کو آپ کے لاہور آنے کی اطلاع ہوئی۔ تو انہوں نے پھر وہی مخالفت کے شغل پرانے نظارے شروع کر دیئے اور آپ کی فرودگاہ کے سامنے اڈہ جما کر نہائت گندے اور اشتعال انگیز لیکچر دینے لگے۔ یہ حالت دیکھ کر حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی کہ ان گالیوں کو صبر کے ساتھ برداشت کریں۔ اور اپنے آپ کو ہر طرح روک کر رکھیں۔ اس تعلیم کا یہ اثر ہوا۔ کہ شریف طبقہ کو حضرت مسیح موعودؑ کی طرف اور بھی زیادہ توجہ پیدا ہو گئی۔ اور متلاشی لوگ کثرت کے ساتھ حضور کی ملاقات کے لئے آنے لگے۔ اسی دوران ۹ رمئی ۱۹۰۸ء کو آپ کو الہام ہوا۔ کہ

الرحیل ثم الرحیل ان اللہ یحمل کل حمل۔ یعنے کوچ اور پھر کوچ۔ اللہ تعالیٰ سارا بوجھ خود اٹھا لیگا۲؎

یہ آپ کی وفات کی طرف صریح اشارہ تھا۔ مگر آپ نہایت استقلال کے ساتھ اپنے کام میں لگے رہے۔ اور کسی قسم کی گھبراہٹ کا اظہار نہیں کیا البتہ آپ نے انبیاء کی سنت کے مطابق کہ اس قسم کا خواب یا الہام کو حتی الوسع ظاہر میں بھی پورا کر دینا چاہیئے۔ اپنے مکان کو بدل لیا۔ اور فرمایا کہ یہ بھی ایک قسم کا کوچ ہے۔ اور ایک رنگ میں الہام کا منشاء پورا ہو جاتا ہے۔ پس آپ خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان میں سے منتقل ہو کر اپنے ایک دوسرے مرید ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان میں جو اس کے ساتھ ہی ملحق تھا۔ تشریف لے گئے۔ مگر باوجود اس کے جماعت کے ایک طبقہ میں اس الہام کی وجہ سے تشویش تھی۔ لیکن جب اس کے چند دن بعد قادیان سے ایک مخلص احمدی نوجوان بابو شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر کی وفات کی خبر آئی۔ تو لوگوں کی توجہ اس طرف منتقل ہو گئی۔ کہ شاید کوچ والے الہام میں انہی کی موت کی طرف اشارہ ہو گا۔ مگر قرائن سے پتہ لگتا ہے۔ کہ خود حضرت مسیح موعودؑ اچھی طرح سمجھتے تھے۔ کہ یہ الہام آپ ہی کے متعلق ہے۔ لیکن جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے۔ اس کی وجہ سے آپ میں قطعاً کسی قسم کی گھبراہٹ کے آثار پیدا نہیں ہوئے۔ بلکہ آپ اسی انہماک اور اسی استقلال اور اسی شوق و ولولہ کے ساتھ اپنے خدا داد مشن میں لگے رہے۔

لاہور کے رؤسا کو دعوت

انہی ایام میں آپ نے یہ تجویز فرمائی کہ چونکہ رؤسا کا طبقہ عموماً دوسرے لوگوں کے ساتھ کم اختلاط کرتا ہے۔ اور پبلک جلسوں میں شریک نہیں ہوتا۔ اور ویسے بھی یہ طبقہ دولت اور آرام کی زندگی کی وجہ سے عموماً دین میں سست ہوتا ہے۔ اس لئے انہیں ایک دعوت کے ذریعہ اپنے مکان پر بلایا جائے۔ اور پھر ظاہری طعام کے ساتھ انہیں روحانی غذا بھی پہنچا دی جائے۔ تاکہ اس طرح ان کے کانوں میں پیغام حق پہنچ جائے۔ چنانچہ آپ کی تحریک پر ۱۷ رمئی ۱۹۰۸ء کو لاہور کے مسلمان رؤسا کو دعوت دی گئی۔ اور کھانے سے کسی قدر قبل کا وقت دے کر بلا لیا گیا۔ اور پھر حضرت مسیح موعودؑ نے ان میں کھڑے ہو کر اپنے خدا داد مشن کے متعلق تقریر فرمائی۔ گو آپ اس دن کسی قدر بیمار تھے۔ اور طبیعت اچھی نہیں تھی۔ مگر پھر بھی آپ نے دو ڈھائی گھنٹہ بڑے جوش کے ساتھ تقریر کی اور سب حاضرین نے شوق اور محبت کے ساتھ اس تقریر کو سنا۔ اور جب بعض نازک مزاج اور جلد باز لوگ بھوک کی وجہ سے گھبرا کر کچھ تلملانے لگے۔ تو دوسروں نے انہیں یہ کہہ کر چپ کرا دیا۔ کہ دنیا کا کھانا تو ہم ہر روز کھاتے ہیں۔ آج یہ روحانی غذا مل رہی ہے۔ اس لئے توجہ کے ساتھ سنو۔ الغرض اس طرح امراء کے طبقہ میں بہت اچھی طرح تبلیغ پہنچ گئی۔ اور حضرت مسیح موعودؑ اپنے ایک اہم فرض سے سبکدوش ہو گئے۔

جس دن آپ نے یہ تقریر فرمائی۔ اسی دن یعنی اس سے پہلی رات آپ کو یہ الہام ہوا۔ کہ:

مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار۔ یعنی اس گذرنے والی عمر پر بھروسہ نہ کر۔۳؎

یہ الہام بھی واضح طور پر آپ کی وفات کے قرب کی خبر دیتا تھا۔ مگر آپ بدستور اپنے کام میں منہمک رہے۔

ایک پبلک لیکچر کی تجویز اور "پیغام صلح" کی تصنیف

اس مخصوص لیکچر کے بعد جو رؤسا لاہور کے سامنے ہوا تھا۔ بعض لوگوں کی تحریک پر ایک پبلک لیکچر کی بھی تجویز کی گئی۔ اور حضرت مسیح موعودؑ نے اس کے لئے "پیغام صلح" کا عنوان پسند فرمایا۔ اس مضمون کو حضرت مسیح موعودؑ نے حسب عادت لکھ کر سنانا پسند کیا۔ اور اس کی تصنیف شروع فرما دی۔ اور اس میں ہندوستان کے ہندوؤں کو یہ دعوت دی کہ ہم لوگ ایک خدا کی مخلوق ہیں۔ اور ایک ملک میں رہتے ہیں۔ اس لئے یہ آپس کے ناگوار جھگڑے اچھے نہیں اور جھگڑوں کی اصل وجہ ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤں کے متعلق بدزبانی اور بے ادبی کا طریق اختیار کرنا ہے۔ پس آؤ کہ ہم اس بنائے فساد کو درمیان سے اٹھا کر آپس میں صلح کر لیں۔ اور محبت کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ پیش آئیں۔ اور اس کے لئے آپ نے عملاً یہ تجویز پیش فرمائی۔ کہ آئندہ کے لئے یہ عہد کیا جاوے۔ جس کے توڑنے پر ایک بھاری تاوان مقرر ہو۔ کہ ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤں کو برا نہیں کہا جائیگا۔ بلکہ ان کا اسی عزت اور اسی ادب سے یاد کیا جائے جو ایک سچے مذہبی پیشوا کے مقام کے لحاظ سے ضروری ہے۔

افسوس ہے کہ ابھی اس لیکچر کے پڑھے جانے کا وقت نہیں آیا تھا۔ کہ خدائی الہام کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ اس جہان سے کوچ فرما گئے۔ جس میں غالباً قدرت کا یہ اشارہ مخفی تھا۔ کہ آپ کی وفات عین کام کی حالت میں واقع ہوئی ہے۔ لیکن جو جس مشن کو لیکر آپ اس دنیا میں آئے تھے۔ وہ خدا کا مقرر کردہ مشن تھا۔ اس لئے آپ کی وفات کے ساتھ آپ کا کام رک نہیں سکتا تھا۔ چنانچہ آپ کی وفات کے قریباً ایک ماہ بعد یعنی ۲۱ر جون ۱۹۰۸ء کو یہ مضمون لاہور کے ایک بڑے مجمع میں جس کے صدر مسٹر جسٹس رائے پرتول چندر صاحب جج چیف کورٹ پنجاب تھے۔ پڑھ کر سنایا گیا۔ اور ہر قوم و ملت کے لوگوں نے اسے نہایت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔۴؎ باقی

درخواست دعا:۔ خاکسار کے چچا غلام ... صاحب ایک ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خلیل الرحمٰن محرر چونگی ربوہ

۱؎ بدر جلد ۷ نمبر ۱۷ و الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۰
۲؎ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۳ و بدر جلد ۷ نمبر ۲۱۔ بحوالہ تذکرہ
۳؎ بدر جلد ۷ نمبر ۲۲
۴؎ بدر جلد ۷ نمبر ۲۵ و الحکم جلد ۱۲ نمبر ...

ایک نہائت مبارک تحریک

از مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

سنہ ۱۹۵۴ء اور ۱۹۵۵ء کے سیلابوں نے خدام الاحمدیہ کے لئے خدمت خلق کے نئے راستے کھول دیئے ہیں ہر جگہ اور ہر علاقہ میں ایسی انجمنیں اور ایسی سوسائٹیاں کام کرتی ہیں۔ جن کا نصب العین صرف خدمت خلق ہوتا ہے۔ اور جن علاقوں میں یہ تنظیمیں نہیں ہوتیں۔ وہاں رحم اور ہمدردی کا جذبہ ایک دوسرے کی مدد کے لئے آگے آنے کا محرک ہوتا ہے۔ اس وقت تک اس قسم کی انجمنوں کا کام صرف یہی ہوتا تھا کہ ایسے مصیبت کے دنوں میں ایک، دو وقت کا کھانا دیدیا یا حسب توفیق کپڑوں سے مدد کر دی لیکن یہ صورت کوئی مستقل کام نہیں ہو سکتا تھا۔ مصیبت زدگان ہی اس کی طاقت رکھتے تھے۔ کہ وہ اپنی رہائش اور سر چھپانے کے لئے جگہ بنا سکیں۔ نہ انفرادی طور پر یہ مدد ہو سکتی تھی۔

سنہ ۱۹۵۵ء کے سیلاب کے معاً بعد مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے یہ تحریک جاری کی گئی کہ سیلاب زدگان کے لئے خدام الاحمدیہ خود مکان تعمیر کریں۔ یہ ظاہر ہے کہ ہر خادم معمار تو نہیں ہوتا۔ لیکن کم از کم مزدور ضرور ہوتا ہے۔ چنانچہ ابتداءً اس تحریک کا آغاز لاہور میں کیا گیا اور غریب سیلاب زدگان کے خدام الاحمدیہ نے مکانات کی تعمیر شروع کر دی۔ معماروں نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ اور دوسرے تعلیم یافتہ خدام نے خدمت خلق کے جذبہ کی صحیح رنگ میں نمائش کی۔ اور دیکھنے والوں نے دیکھا کہ جو کام محض رضاء الٰہی کے لئے کیا جائے وہ اپنے اندر کس قدر برکت رکھتا ہے۔ جہاں نہ تو کام ٹھیکہ پر ہوتا تھا۔ اور نہ روزانہ مزدوری ملنے کے خیال سے وقت کا سوال تھا۔ یہ راج اور مزدور اپنے گھروں سے کھانا کھا کر آتے تھے۔ اور وقت کا لحاظ کئے بغیر کام پر ڈٹ جاتے تھے۔ اور یہی جوش تھا جس نے دنوں کا کام گھنٹوں میں ختم کرا دیا۔ یہ کوٹ پتلون پہنے ہوئے معمار اور مزدور جس طرح دوڑ دوڑ کر کام کر رہے تھے۔ دیکھنے والے اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ اس طرح چند دنوں کے اندر اندر خدام نے ایک سو سے زائد مکانات اس قابل تیار کر دیئے کہ مکین عزت کے ساتھ اس میں سر چھپا کر بیٹھ سکیں۔ اور اس ساری محنت کا معاوضہ صرف وہ دعائیں تھیں۔ جو غرباء کے دل کی گہرائیوں سے ان کے حق میں نکل رہی تھیں۔ اور وہ کہہ رہے تھے کہ اگر یہ لوگ کافر ہیں۔ تو ہمیں یہ کافر ہی اچھے ہیں۔

یہ ایک ایسا کام ہے جس میں دوسری تنظیموں کے مقابلے میں خدام الاحمدیہ کو خاص امتیاز حاصل ہے۔ دوسری تنظیمیں خدمت خلق کا مظاہرہ اپنی شہرت کے لئے کرتی ہیں۔ اور سیاسی اغراض کے مد نظر کرتی ہیں۔ مگر خدام الاحمدیہ کے نوجوان یہ خدمت محض رضاء الٰہی کے حصول کے لئے بجا لاتے ہیں۔ پس ہمارا مقصد بھی دوسروں سے بہت بلند ہے۔ اور ہمارے نتائج بھی دوسروں سے بہت اعلیٰ ہیں۔ ہمیں اس طریق کو زیادہ وسیع کرنا چاہیئے۔

خدا تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ اپنی مخلوق کو ان مصیبتوں سے محفوظ رکھے لیکن وہ بے نیاز ہے اور بسا اوقات ہمارے دعوؤں کے امتحانات کے لئے ہی وہ ہمیں ابتلاؤں سے گذارنا چاہتا ہے۔ تا دنیا یہ بھی دیکھ لے کہ کن کے دعوے صرف زبانی ہیں۔ اور کن کا کردار ان کی زبان کی تائید کرتا ہے۔ اور پھر وہ محض اپنے فضل کے ساتھ ہماری ان حقیر قربانیوں اور جدوجہد کو نواز کر ان کے عظیم الشان نتائج پیدا کرے کیونکہ حقیقت میں سب کچھ خدا تعالیٰ نے ہی کرنا ہے۔ ہم تو صرف ظاہری طور پر آلہ کی طرح ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی سالِ گذشتہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر خدام الاحمدیہ کی اس قسم کی مساعی پر خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے اس کام کو زیادہ منظم رنگ میں کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اگر ہم یہ کام کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں اس کے لئے تیاری بھی کرنی چاہیئے۔ ہر مجلس میں ایسے خدام موجود ہوں جو معماری اور نجاری کا کام جانتے ہوں۔ مزدور خدام تو مل ہی جائیں گے۔ مگر فن کو جاننے والا ہونا چاہیئے۔ تا جو کام بھی ہمارا ہو وہ ہر لحاظ سے نہایت عمدہ اور مفید ہو۔

"اس لئے میں جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اپنے ہاں چند خدام کو اس کی تربیت دلائیں وہ ماہر فن لوگوں کے ساتھ ایک ایک، دو دو خدام کو لگا دیں۔ جو روزانہ تھوڑا تھوڑا وقت دے کر یہ کام سیکھ لیں تا جب بھی کوئی موقع آئے۔ وہ بشرح صدر خدمت کے لئے آگے آ سکیں"۔

جملہ قائدین خدام الاحمدیہ اس بارہ میں انتظام کر کے اطلاع دیں کہ انہوں نے کتنے خدام کو معماری اور نجاری سیکھنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور ہر ماہ اپنی ماہوار رپورٹوں میں ان کی ترقی کی رفتار کا جائزہ لیا جائے۔

"ایسے علاقے جنہیں سیلاب آنے کا عموماً خطرہ رہتا ہے اور جو دریاؤں کے قریب ہیں خاص طور پر اس تحریک کے مخاطب ہیں"

میں امید کرتا ہوں کہ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کے عہدیداران اس نہایت مبارک تحریک کو کامیاب بنانے کی طرف پوری توجہ دیں گے۔ اور مرکز کو ایسے اعداد و شمار مہیا فرمائیں گے جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ کسی مصیبت کے وقت وہاں کس طرح اور کس قسم کی مدد دی جا سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب احباب کو اس نیک تحریک میں حصہ لینے کی توفیق دے تا آپ جہاں ایک ہنر سیکھ کر اپنی آمد کے بڑھانے والے ہوں وہاں آپ مخلوق خدا کی خدمت کرنے کے لئے بھی آپ کو ہر وقت تیار اور مستعد پا سکیں۔ آمین

خاکسار مرزا منور احمد

نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

دینِ یزداں کو آشکار کرو

دامنِ کفر تار تار کرو
دینِ یزداں کو آشکار کرو

احمدیت ضرور پھیلے گی
اک ذرا اور انتظار کرو

اک طرف کفر اک طرف اسلام
تم جو چاہو وہ اختیار کرو

درحقیقت یہی ہے راہِ نجات
احمدیت پہ جاں نثار کرو

چھوڑ دو ماسوائے حق سالکؔ
جستجوئے رضائے یار کرو

——— امین اللہ خاں سالک

حکومت پاکستان کے لئے خدمت اسلام کا ایک زریں موقعہ

—— از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ربوہ ——

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ اپریل میں جو الفضل ۱۵ مئی ۱۹۵۶ء میں شائع ہوا ہے حکومت سپین کے مندرجہ ذیل نوٹس کا ذکر کیا ہے۔ جو مبلغ اسلام کرم الٰہی صاحب ظفر کو دیا گیا کہ

"ہمارے ملک میں اسلام کی تبلیغ کی اجازت نہیں ہے چونکہ تم لوگوں کو اسلام میں داخل کرتے ہو۔ جو ہمارے ملک کے قانون کی خلاف ورزی ہے۔ اس لئے تمہیں وارننگ دی جاتی ہے۔ کہ تم اس قسم کی کارروائی نہ کرو۔ ورنہ ہم مجبور ہوں گے کہ تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں"۔

یہ وارننگ ایک پاکستانی مبلغ اسلام کو دی گئی ہے۔ جبکہ حکومت پاکستان نے کیتھولک عیسائی مشنریوں کو اپنے ملک میں مکمل مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ اور ان سے ہر رنگ میں نیک سلوک کیا جاتا ہے۔ گزشتہ ماہ اپریل میں جبکہ میں میو ہسپتال میں زیر علاج تھا ایک کیتھولک مشنری بھی علاج کے لئے داخل ہوئے۔ وہ ایک ہفتہ تک کرنل ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب پرنسپل ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور کے زیر علاج رہے۔ ڈسچارج ہونے کے وقت جب انہوں نے فیس وغیرہ کے متعلق دریافت کیا۔ تو کرنل صاحب نے کہا آپ تشریف لے جائیں۔ ہم آپ سے فیس وصول نہیں کریں گے۔

پھر یہ نوٹس اس ملک کی حکومت نے دیا ہے جس ملک پر مسلمانوں نے پانچ چھ سو سال تک حکومت کی۔ جنہوں نے اپنے عہد حکومت میں عیسائیت کے مظالمانہ اور استبدادی دور کو ختم کر کے امن و عدل و انصاف اور مساوات کو قائم کیا۔ اور حریت ضمیر اور آزادی مذاہب کو جو انسان کا پیدائشی حق ہے تمام اہل مذاہب کے لئے قانوناً تسلیم کیا۔ اہلیان سپین نے اسلامی حکومت کو ایک نعمت عظمیٰ سمجھا۔ اور پانچ چھ سو سال تک سپین علم و ادب کا گہوارہ اور تمدن و تہذیب کا مرکز بنا رہا۔ اور روئے زمین پر فردوس بریں کا منظر پیش کرتا رہا۔ لیکن بعد میں مسلمانوں کے اندرونی انشقاق و اختلاف نے ان کی طاقت کو کمزور کر دیا۔ اور طوائف الملوکی کے عہد میں مسلم والیان نے ایک دوسرے کے خلاف عیسائی حاکموں کی مدد کر کے اپنی حکومت کا اپنے ہاتھوں سے خاتمہ کر دیا۔ اور جب عیسائی برسر اقتدار آ گئے۔ تو انہوں نے مسلمانوں پر بے انتہا مظالم توڑے۔ ان کے لئے سپین کی زمین باوجود فراخی کے تنگ ہو گئی تھی تو ان میں سے قتل کئے گئے۔ یا انہیں سپین سے جلاوطن ہونا پڑا الغرض مسلمانوں کے عہد حکومت کی بنائی ہوئی سر بفلک عمارتیں بطور یادگار تو باقی رہ گئیں۔ لیکن سپین مسلمانوں سے خالی ہو گیا۔

آج بیسویں صدی میں تمام مہذب اقوام حریت ضمیر اور مذہبی آزادی کے حق کو تسلیم کر چکی ہیں۔ چنانچہ انجمن اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ۱۹۵۱ء میں انسانی حقوق کے تعین کے متعلق جو کمیشن مقرر کیا تھا اس نے انسانی حقوق کے بارے میں بین الاقوامی میثاق کا ایک مسودہ تیار کیا تھا۔ جو منظور کیا گیا۔ اس میثاق کی دفعہ ۱۳ کا منشا یہ ہے کہ ہر شخص کو فکر ضمیر اور مذہب کی آزادی کا حق ہوگا۔ جس میں اپنے مذہب اور عقیدے کو تبدیل کرنے اور اس مذہب یا عقیدے کو تعلیم، عمل، عبادت اور ادائے رسوم میں ظاہر کرنے کی آزادی بھی شامل ہے۔ لیکن باوجود اس کے حکومت سپین قرون وسطیٰ کے اصولوں پر کاربند نظر آتی ہے۔ یہ وقت ہے کہ حکومت پاکستان جس نے اسلامی جمہوریت قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ وہ حکومت سپین کی اس وارننگ کے خلاف جو اس نے پاکستانی مبلغ اسلام کو دی ہے جس میں اس نے حریت ضمیر اور مذہبی آزادی اور خدا تعالیٰ کے آخری پیغام کی تبلیغ اور اس کے قبول کرنے کو ممنوع قرار دیا ہے اور حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانا ایک جرم اور خلاف قانون قرار دیا ہے۔ اپنی آواز بلند کرے اور اس زور سے بلند کرے۔ کہ دنیا کی حکومتوں کے ایوان اور اسمبلی ہال اس سے گونج اٹھیں

آج مسلم فاتحین سپین موسےٰ ابن نصیر اور طارق بن زیاد اور ان کی فوجوں کے بہادر مجاہدین کی روحیں بے تابی کے ساتھ منتظر ہیں کہ حکومت سپین کی اس وارننگ کے خلاف مسلمانوں کی سب سے بڑی حکومت کیا کارروائی کرتی ہے۔ اسلام کے ان بہادر سپوتوں نے سپین میں مذہبی آزادی قائم کرنے اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے پیغام خداوندی کی سپین میں اشاعت کے لئے اپنے خون کو پانی کی طرح بہا دیا تھا۔ چنانچہ سپین کے مرغزار اور اس کے کھلے اور وسیع میدان اس کے خیابان و گلستان۔ اس کی پہاڑیاں اور ان کے درّے۔ اس کی سرسبز و شاداب وادیاں اور اس کے خوبصورت باغات اور اس کے گھنے جنگلات میں سے کوئی ایسا مقام نہیں جس میں ان غیور فرزندان اسلام کے گرم خون کے قطرے نہ گرے ہوں۔ مگر اس زمانہ میں مذہبی آزادی کے حصول کے لئے خون بہانے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ تحریر و تقریر کے ذریعہ اقوام عالم کے اخلاقی دباؤ سے یہ مقصد بآسانی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ پس حکومت پاکستان کے لئے خدمت اسلام کا یہ ایک زریں موقعہ ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے مناسب اقدام کی توفیق بخشے۔

سیرت حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم

—— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ——

عزیز ملک نذیر احمد صاحب ریاض نے حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم کی سیرۃ شائع کی ہے۔ اس سیرۃ میں پیش لفظ میرا ہی لکھا ہوا ہے۔ میں یہ بات بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ عزیز ملک نذیر احمد صاحب ریاض کی یہ کوشش میری توقع سے بہت بڑھ کر ہے۔ واقعات کو ایسے دلکش اور مؤثر انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ انسان کتاب پڑھتے ہوئے اخلاقی اور روحانی لحاظ سے ایک خاص قسم کی بلندی محسوس کرنے لگ جاتا ہے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم کا وجود جماعت میں ایک بہت نمایاں حیثیت رکھتا تھا۔ اور ان کی یہ سیرۃ ان کی بلند شخصیت اور بلند کردار کی بہترین حامل ہے۔

بعض روایتیں پڑھ کر تو میرے دل میں وجد کی سی کیفیت پیدا ہو گئی۔ اور میں نے حضرت مولوی صاحب مرحوم اور ان کے بچوں اور اس کتاب کے مرتب کنندہ کے لئے دعا کی۔

مناظرانہ لٹریچر تو بہت شائع ہوتا رہتا ہے۔ مگر ایسا لٹریچر جو بوڑھوں اور نوجوانوں اور بچوں کی روحانی اور اخلاقی تربیت کے لئے مفید ہو۔ ہماری طرف سے بہت کم شائع ہوا ہے۔ یہ کتاب اس سلسلہ میں بہت نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔

اللہ تعالےٰ ترتیب کنندہ کو جزائے خیر دے۔ اور حضرت مولوی صاحب مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے آمین۔ فقط والسلام

مرزا بشیر احمد ربوہ
۲۰-۵-۵۶

درخواست دعا

خاکسار کی خالہ مسماۃ عائشہ بی بی چک جمرہ میں مکان کی چھت سے گر کر شدید طور پر مضروب ہو گئی ہیں۔ درویشان قادیان اور دیگر بزرگان دین سے درخواست ہے۔ کہ ان کی شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ نیز میرے دوست بشیر احمد ملک بہت عرصے سے بیمار چلے آتے ہیں احباب ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

خاکسار لطف الرحمٰن خان ہمبی ربوہ

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے طور پر وظیفہ دے دیا کریں تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم ہذا مرکز میں بھیجے۔ ہر سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائے گی ہر سال جمع شدہ رقم کا ½ وظائف پر خرچ ہوگا باقی ½ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم یا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ½ حصہ واپس لے گا۔ ساتویں سال ⅓ - وعلیٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم یا بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔ اوّل زمیندار قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا پنجم مختص بالذات۔ اوّل۔ دوم وسوم کا یونٹ ضلع ہوگا۔ یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی۔ چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ پر خرچ ہوگی اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے۔ ان کی رقم سے جاری کردہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا۔ اور مختص بالذات کہلائے گا۔

یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ دیں گے ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرض حسنہ وظائف لیں گے۔

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان از راہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ یہ صدقہ جاریہ ہے رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ بمد سکیم تعلیمی قرضہ ارسال فرمایا کریں۔ ناظر تعلیم ربوہ

وکلاء اور ڈاکٹر صاحبان توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد فرمودہ لائحہ عمل بابت ممالک بیرون کی رو سے وکلاء۔ ڈاکٹر اور پیشہ ور صاحبان ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی یعنی بیسواں حصہ مساجد ممالک بیرون کیلئے چندہ دینے پر مکلف ہیں۔ ماہ مئی کا مہینہ گزر رہا ہے۔ اس کے اختتام پر متعلقہ احباب اپنی آمد کا حساب کر کے اپنے مقدس امام کی آواز پر لبیک کہنے کی سعادت حاصل فرمائیں۔ وکیل المال تحریک جدید ربوہ

اعلان نکاح

مورخہ ۱۸ کو مولوی عبد الرحمٰن صاحب بشر امیر جماعتہائے احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کی صاحبزادی بشریٰ عابدہ کا نکاح منشی غلام سرور خان مدرس ولد غلام علی خانصاحب کے ساتھ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم سید احمد علی شاہ صاحب فاضل مربی سلسلہ نے مسجد احمدیہ ڈیرہ غازیخاں میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے آمین

عبد الواحد خاں معلم جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خاں

مکرم منشی چراغ الدین صاحب مرحوم

(از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل مفتی سلسلہ احمدیہ)

جیسا کہ پہلے مختصراً شائع ہو چکا ہے۔ مورخہ ۱۲/۵/۵۶ بعد نماز عصر بر مکان خسر محترم منشی چراغ الدین صاحب بشیر مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے ایک فرزند مولوی نور الدین صاحب منیر بی اے مشرقی افریقہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مبلغ ہیں۔ مرحوم مرنجاں مرنج اور بڑی خوبیوں والے بزرگ تھے۔ اپنی اولاد کی نیک تربیت کی اور سب کو دینیات کی تعلیم دلائی۔ آپ کی ایک لڑکی امۃ الرشید شوکت سیکرٹری رشد و اصلاح لجنہ اماء اللہ مرکزیہ (جو میری اہلیہ ہیں) مبلغہ پاس ہیں۔ جو جماعت احمدیہ میں عورتوں کی دینی تعلیم کی سب سے اعلیٰ ڈگری ہے۔

رات گیارہ بجے کے قریب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی احباب کثرت سے شریک جنازہ ہوئے اور لمبی دعا کی۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم مغفور کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

ہمارا سولہواں سالانہ اجتماع!

مجالس خدام الاحمدیہ ابھی سے اجتماع میں شمولیت کیلئے تیاری کریں

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ہر سال اکتوبر کے مہینہ میں منعقد ہوتا ہے۔ امسال بھی انشاء اللہ تعالیٰ اکتوبر کے مہینہ میں اجتماع ہوگا۔ معین تاریخوں کا جلد اعلان کر دیا جائے گا لیکن بعض ایسے امور ہیں جن کی طرف ابھی سے توجہ دینی ضروری ہے۔

۱۔ چندہ سالانہ اجتماع۔ یہ چندہ ہر خادم پر لازمی ہے۔ اس کی شرح میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ حسب سابق ہی ہے ابھی سے اس کی وصولی شروع کر دی جائے۔ اور ساتھ ہی ساتھ دفتر کو بھجواتے جائیں تا دفتر کو ضروری انتظامات کرنے میں سہولت ہو۔

۲۔ انتخاب نائب صدر۔ امسال نائب صدر کا انتخاب بھی ہوگا جس کے لئے مناسب افراد کا نام پیش کیا جا سکتا ہے۔

۳۔ شوریٰ:۔ شوریٰ خدام الاحمدیہ میں پیش کرنے کے لئے تجاویز مقررہ وقت تک بھجوا دی جائیں۔ مقررہ تاریخ کا جلد ہی اعلان کر دیا جائے گا۔

۴۔ مقابلے:۔ حسب سابق علمی اور ورزشی مقابلے ہوں گے۔

جملہ مجالس اس سلسلہ میں ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ اراکین مجلس اپنے اس اجتماع میں شامل ہوں۔ نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

چٹاگانگ میں مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد اور دوستوں سے دعا کی درخواست

مورخہ ۱۸ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ چٹاگانگ مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب ادا کی گئی۔ سنگ بنیاد محترمہ بیگم صاحبہ حضرت سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین صاحب نے رکھا۔ جو کہ خوش قسمتی سے اس وقت چٹاگانگ میں تشریف فرما تھیں۔ اس کے بعد تمام دوستوں نے اجتماعی طور پر دعا کی۔ بزرگان جماعت اور خاص طور پر صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس نیک کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی طاقت عطا فرمائے اور اسے یہاں پر اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے مرکز بنائے۔ آمین (نامہ نگار)

درخواست دعا

خاکسار کا بچہ عزیزم اقبال احمد چند یوم سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت عاجلہ وکاملہ عطا فرمائے (آمین) نیز خاکسار کو بھی اللہ تعالیٰ مشکلات اور پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین

(ملک محمد مظفر عباسی سرگودھا)

بیس کروڑ سے زائد رقم فلاحی محکموں پر صرف کی جائیگی

مغربی پاکستان کا بجٹ پیش کرتے ہوئے سردار عبدالرشید وزیر خزانہ کی تقریر

(۲)

فوری کام

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے سردار عبدالرشید نے کہا نئے صوبے کی تشکیل کے بعد جو کام فی الفور عائد ہوا ہے وہ قوانین و قواعد و ضوابط کو یکساں کرنے اور تمام مغربی پاکستان میں محصولات کو ایک سطح پر لانے سے متعلق ہے۔ یہ امور اہم ہیں اس سلسلہ میں کام کا آغاز بھی ہو چکا ہے . . . .

. . . . . . اور مجھے یقین ہے کہ سال کے دوران میں قوانین کی یکسانیت سے متعلق معتدبہ کام ختم ہو جائے گا۔ محصولات کی حد تک یکسانیت عمل میں آچکی ہے۔ اور عنقریب تمام مغربی پاکستان میں محصول تفریح اور موٹر گاڑیوں کے محصول وغیرہ کے سلسلہ میں یکساں شرح محصول کا نفاذ ہو جائے گا لیکن مالیہ اراضی وغیرہ ایسے ذرائع محصولات کی صورت میں زیادہ تفصیلی اور خاص مطالعہ کی ضرورت ہے۔ جو امید ہے کہ صوبے کے آئندہ میزانیے تک بروقت مکمل ہو جائے گا۔

ایوان کو یاد ہوگا کہ سب سے زیادہ اہم معاملہ جس پر نئے صوبے کی حکومت کو اسکی تشکیل کے بعد ہی توجہ مبذول کرنا پڑی اور عجیب صورت حال تھی جو گذشتہ ستمبر اکتوبر کے بے پناہ سیلاب کی وجہ سے پیدا ہو گئی تھی صوبے کے بہت بڑے رقبہ کو اس زبردست سیلاب سے جس کی ناقابل یقین شدت کی نظیر فی الواقع حافظہ انسانی میں نہیں ملتی بے انتہا نقصان پہنچا۔ سیلاب اپنے پیچھے جو بربادی چھوڑ گیا۔ نقصان کے تخمینوں سے ظاہر ہے لاہور - ملتان - بہاولپور - خیرپور اور حیدرآباد کی قسمتوں کے ۵۵۹۰۴ دیہات پر مشتمل تقریباً ۴۴ لاکھ ایکڑ کا مجموعی رقبہ جس میں سے ۹ لاکھ ایکڑ سے زائد زیر کاشت تھا سیلاب سے متاثر ہوا۔ بدقسمتی سے انسانی زندگی اور مویشیوں کا اتلاف بھی بہت شدید تھا۔ اس کے اعداد علی الترتیب ۵۹۲ - اور ۱۴۲۲۲ ہیں۔ اس کے علاوہ تقریباً ۲ لاکھ مکانات یا تو تباہ ہوگئے یا نقصانات کی زد میں آگئے۔ سرکاری املاک سڑکوں اور تنصیبات کو جو نقصان پہنچا وہ بھی اسی قدر وسیع اور شدید تھا جس کا سرسری تخمینہ ۱۲ کروڑ لگایا گیا ہے

فوری اقدامات

صوبائی حکومت نے اس اہم صورت حال کے مقابلے کے لئے فوری اقدامات کئے۔ مختلف محکموں کے وسائل بعجلت بروئے کار لائے گئے اور ان میں ارتباط پیدا کرنے کی غرض سے سیلاب کے امدادی کام کے لئے ایک کمشنر کا تقرر خاص طور پر کیا گیا جب حکومت کی مشینری اس طرح حرکت میں آگئی۔ تو عوام کے گراں قدر تعاون سے جنہوں نے اس زبردست آفت کا مقابلہ اپنی روایتی ہمت اور استقلال کے ساتھ کیا۔ اس صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے قابل ہوئی۔ صوبائی حکومت نے سرکاری املاک خصوصاً نہار کی مرمت کے لئے ایک رقم خطیر منظور کی۔ کیونکہ یہ ربیع کی بروقت تخم ریزی کے لئے ضروری تھی۔ ایک کروڑ روپے سے زائد رقم کی حد تک مالیہ اراضی کی تخفیف سے عوام کو براہ راست امداد پہنچائی گئی اور ۳۱ لاکھ روپے سے زائد کی مزید رقم سیلاب زدگان کی امداد بشکل عطیات صرف کی گئی۔ یہ رقم اس پندرہ لاکھ کے علاوہ تھی۔ جو سابق صوبہ سندھ کے علاقے میں سیلاب زدگان کے لئے اس سے قبل منظور کی گئی تھی۔ مزید براں غلہ - دودھ کپڑے اور ادویہ جو اندرون بیرون پاکستان سے مختلف مخیر اداروں اور جماعتوں نے فیاضانہ طور پر عطا کیں تقسیم سیلاب زدگان میں مفت تقسیم کی گئیں۔ ۱۸۰ لاکھ کی رقم تقاوی بھی صرف کی گئی

. . . . . جس میں سے ۴۳ لاکھ سے زائد مزید امداد کے طور پر بلا سود مہیا کئے گئے۔

اس مصیبت کے دوران میں اندرون و بیرون ملک سے وصول شدہ تمام امداد کے لئے ہم ممنون ہیں اور تہ دل سے اس کی قدر کرتے ہیں مغربی پاکستان کے مختلف محکموں سے بھی

اور دفاعی افواج نے بھی ہمارے ساتھ . . . . کو . . . . ہیں۔ مرکزی حکومت نے ۵۵ - ۱۹۵۴ء کی بلا سود قرضے کی ادائیگی کے علاوہ جس کی ادائیگی سیلاب زدگان کے لئے امریکہ کی طرف سے حاصل کردہ ۱۲۵۰۰۰ ٹن گیہوں کی قیمت فروخت سے کی جائے گی۔ ۵۰ لاکھ روپے کے عطیے اور چار کروڑ روپے قرضے کی منظوری بھی عطا کی ہے۔ اس امر کا اظہار ضروری ہے کہ یہ امداد ہمارا کم سے کم ضروریات کے لئے بھی قطعاً ناکافی ہے۔ ہم ۱۰ کروڑ روپے کے زر امداد اور دو کروڑ روپے کے بلا سود قرضے کی ابتدائی استدعا کی منظوری کے لئے مرکزی حکومت سے بات چیت کر رہے ہیں یہ رقم ہمارے کل مصارف کا محض ایک حصہ ہے جو سیلاب زدگان کی آبادکاری اور سیلاب کے نقصانات کی تلافی کے لئے صوبائی حکومت کو برداشت کرنے پڑیں گے۔ صوبائی حکومت اپنے بہت محدود اور ناقابل توسیع مالی وسائل کی بنا پر صریحاً طور پر اس مصیبت عظمیٰ کا پورا بار برداشت کرنے کے ناقابل ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ مرکزی حکومت ہمارے اس اہم مطالبے کو پورا کرنے پر رضامند ہو جائے گی تاکہ صوبائی حکومت اپنی ناگوار ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکے۔

اس نئے صوبے کے قیام کے پہلے سال میں یہ امر اور بھی ضروری ہے۔ کیونکہ ضم ہونے والے علاقوں کے لوگ بالخصوص غیر ترقی یافتہ علاقوں کے باشندے ۱۵ مراعید کے پیش نظر جو وفتاً فوقتاً ان سے کئے گئے تھے ان علاقوں میں سود مند سرگرمیوں کی توسیع کے منتظر ہیں۔

سیلابوں کی روک تھام

آپ نے مزید کہا کہ سیلابوں کی پیدا کردہ تباہی اور مصیبت نے جس کے تواتر و شدت میں حال ہی میں اضافہ ہو گیا ہے۔ حکومت کو اس بارے میں تفصیلی تحقیقات کرنے پر آمادہ کیا ہے جس کی بنا پر سیلاب کی انسدادی تدابیر کا ایک مکمل منصوبہ تیار کیا جائے گا۔ تاکہ اس آفت کا مستقل طور پر سدباب کیا جا سکے۔ اس غرض سے صوبائی حکومت نے سیلاب کے امدادی کمشنر کی صدارت میں ایک نمائندہ صوبائی مجلس قائم کی ہے جو سیلابوں کی روک تھام کے لئے ایک قلیل المیعاد اور ایک طویل المیعاد منصوبہ تیار کرنے کی ذمہ دار ہوگی۔ وہ اس کے علاوہ ایک دستور العمل سیلاب مرتب کرے گی جس میں وہ اقدامات مندرج ہوں گے جو ہر محکمہ سیلابوں سے قبل ان کے دوران میں اور ان کے بعد اختیار کرے گا۔ یہ مجلس نومبر ۱۹۵۵ء سے مصروف کار ہے۔

اوقات موسم گرما دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

لاہور سرگودھا روٹ	۱ پہلی سروس	۲ دوسری سروس	۳ تیسری سروس	۴ چوتھی سروس	۵ پانچویں سروس	۶ چھٹی سروس	۷ ساتویں سروس	۸ آٹھویں سروس	۹ نویں سروس	۱۰ دسویں سروس
روانگی از سرگودھا	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۹¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½
آمد لاہور	۸½	۹½	۱۰½	۱۱½	۱۲½	۱۴¾	۱۵	۱۶½	۱۸	۱۹½
روانگی از لاہور	۳½	۵	۶½	۸	۹½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶
آمد سرگودھا	۸½	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۵½	۱۷	۱۸½	۲۰	۲۱

از سرگودھا تا گوجرانوالہ	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس
	۵¾	۱۰½	۱۵¼

از گوجرانوالہ تا سرگودھا	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس
	۵¾	۱۰½	۱۵¼

(جنرل مینیجر)

مغربی پاکستان اسمبلی میں بجٹ پر عام بحث کا دوسرا دن

موجودہ وزارت ایک یونٹ کے متعلق عوامی توقعات پوری نہیں کر سکتی (سردار بہادر خان)

لاہور ۲۴ مئی۔ مغربی پاکستان اسمبلی میں صوبائی بجٹ پر عام بحث کے دوسرے روز حزب مخالف کے لیڈر سردار بہادر خان اور عوامی محاذ کے قائد مسٹر جی ایم سید نے ارباب اقتدار پر شدید نکتہ چینی کی۔

اسمبلی کا اجلاس قریباً پانچ گھنٹے تک جاری رہا۔ سابقہ ایام کی ہنگامہ آرائی آج مفقود اور ماحول پرسکون نظر آتا تھا۔ البتہ جب ڈاکٹر خان صاحب نور محمد اور ان کے نائبین وزارتی بنچوں پر بیٹھے تو دیوان کی نگار رداتی چند لمحوں کے لئے معطل ہو گئی۔ ری پبلکن ارکان اسمبلی نے ارباب نور محمد اور ان کے نائبین کا خیر مقدم کیا۔ اور مسلم لیگی بنچوں کی طرف سے آوازے کسے گئے۔

ایک یونٹ کی مخالفت

اجلاس میں سب سے پہلے عوامی محاذ کے مسٹر جی۔ ایم سید نے تقریر کی۔ انہوں نے نہ صرف ارباب اقتدار پر نکتہ چینی کی بلکہ اپنے اس موقف کا اعادہ کیا کہ وحدت مغربی پاکستان اور مختلف یونٹوں کے طریق انتظام کے شدید مخالف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ مغربی پاکستان میں صوبوں کی لسانی بنیادوں پر تقسیم کے متعلق اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

انہوں نے الزام عائد کیا کہ ترقیاتی منصوبوں کے سلسلے میں چھوٹے یونٹوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ مسٹر سید نے خیال ظاہر کیا کہ ایک یونٹ کا نتیجہ چھوٹے یونٹوں کی مزید پسماندگی کی صورت میں ظاہر ہو گا۔

تشنہ توقعات

مسلم لیگی لیڈر سردار بہادر خان نے کہا کہ عوام نے وحدت مغربی پاکستان سے جو توقعات وابستہ کی تھیں وہ پوری نہیں کی گئیں سردار بہادر خاں نے خیال ظاہر کیا کہ موجودہ وزارت ایک یونٹ کے متعلق عوام کی توقعات پوری نہیں کر سکتی۔ آپ نے کہا "موجودہ حکومت پاکستان کے دشمنوں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے جو ملک کو ہر حالت میں نقصان پہنچائیں گے۔"

اجلاس میں سردار بہادر خان۔ اور جی ایم سید کے علاوہ مسٹر الٰہی بخش۔ بیگم فدا حسن بیگم جی۔ اے خان۔ مسٹر ہاشم گزدر مسٹر خداداد خان مسٹر گل محمد نون نے تقاریر کیں۔

پاکستان ایئر لائنز کی روزانہ سروس

لاہور ۲۴ مئی۔ پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز نے آئندہ ہفتے سے کراچی اور بمبئی کے درمیان روزانہ ہوائی سروس چلانے کا فیصلہ کیا ہے

یاد رہے کہ پی آئی اے نے کراچی اور لاہور کے درمیان بھی روزانہ ہوائی سروس چلانے کے فیصلے کا اعلان کیا تھا۔ یہ سروس روزانہ کراچی سے صبح چلا کرے گی۔ اور تیسرے پہر لاہور سے واپس کراچی روانہ ہو جائے گی۔

قاضی محمد موسیٰ ہلاک ہو گئے

کوئٹہ ۲۴ مئی کوئٹہ کے ایک ممتاز سیاسی لیڈر اور پاکستان مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری قاضی محمد موسیٰ کل کوئٹہ چمن روڈ پر ایک حادثہ میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ قاضی موسیٰ ایک بس کے ذریعہ اپنے آبائی شہر پشین جا رہے تھے کہ راستے میں بس کی ٹکر ایک لاری سے ہو گی۔ اس حادثہ میں آپ ہلاک ہو گئے۔

مزید پاکستانی ٹریڈ کمشنروں کا تقرر

کراچی ۲۴ مئی۔ حکومت پاکستان جنوب مشرقی ایشیا اور مشرق وسطےٰ میں چند مزید ٹریڈ کمشنروں کے تقرر پر غور کر رہی ہے۔ توقع ہے کہ ان کا تقرر بہت جلد عمل میں لایا جائے گا۔ حکومت یہ اقدام اس علاقہ کے ممالک سے تجارتی تعلقات استوار کرنے اور اور اس علاقہ کو مختلف پاکستانی اشیاء برآمد کرنے کے سلسلے میں کر رہی ہے۔

مشرقی پاکستان اسمبلی کے سپیکر کے فیصلہ کے متعلق

مختلف سیاسی پارٹیوں کے تاثرات

ڈھاکہ ۱۴ مئی۔ مشرقی پاکستان اسمبلی کا اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کرنے کے متعلق سپیکر کے فیصلہ سے جو نقشہ پیدا ہو گیا ہے۔ صوبہ کی مختلف اسمبلی پارٹیوں نے اس کے بارے میں غور کیا ہے وزیر اعلیٰ مسٹر ابو حسین سرکار کی زیر صدارت متحدہ محاذ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ یہ اجلاس چار گھنٹے تک جاری رہا۔ اور اس میں وزیر اعلیٰ کو بجٹ پیش کرنے کی اجازت نہ دینے اور اسمبلی کا اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کرنے کے متعلق سپیکر کے فیصلہ پر غور کیا گیا۔ اجلاس نے ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں اعلان کیا گیا کہ سپیکر نے یہ غیر آئینی فیصلہ دے کر ایوان کی اکثریت کا اعتماد کھو دیا ہے قرارداد میں کہا گیا ہے کہ سپیکر کے رولنگ کی بنیاد کمزور اور بے حقیقت دلیل پر استوار ہے اور اس سے ایک مزید آئینی بحران پیدا ہو گیا ہے۔

سہروردی

قومی اسمبلی میں حزب مخالف کے لیڈر مسٹر حسین شہید سہروردی نے کہا ہے کہ مسٹر ابو حسین سرکار کو بجٹ پیش کرنے کی اجازت نہ دینے کے متعلق سپیکر کا فیصلہ جمہوری روایات کے ارتقاء میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ مسٹر حسین شہید سہروردی نے کہا۔ سپیکر کا فیصلہ تمام وزارتوں کے لئے ایک تنبیہ کی حیثیت رکھتا ہے کہ اگر وہ برسراقتدار رہنے کے لئے آئین کی روش اور جمہوری تقاضوں سے انحراف کریں گے۔ تو وہ ملک کو شدید آئینی مشکلات میں الجھا دیں گے۔

عوامی لیگ

مشرقی پاکستان عوامی لیگ اسمبلی پارٹی کے ایک اجلاس میں سپیکر کے فیصلہ کا خیر مقدم کیا گیا ہے کہ گورنر کو عوامی لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر مسٹر عطاء الرحمٰن کو وزارت بنانے کی دعوت دینی چاہیئے۔ کیونکہ سرکار وزارت اکثریت کا اعتماد کھو بیٹھی ہے۔

کلکتہ میں ہیضہ کی وباء

کلکتہ ۲۴ مئی۔ کلکتہ میں وسیع پیمانہ پر ہیضے کی وباء پھیل گئی ہے۔ ہیضے کی وجہ سے شہر میں روزانہ دس افراد ہلاک ہو رہے ہیں روزانہ ہیضہ میں مبتلا ہونے والوں کی تعداد قریباً ڈیڑھ سو بتائی جاتی ہے۔ محکمہ صحت کی طرف سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں لیکن ان کا خیال ہے کہ بارش ہونے کے بعد ہی یہ وبا کم ہو سکے گی۔

مصنوعی بادلوں سے مینہ برسانے کا منصوبہ

پیرس ۲۴ مئی۔ فرانس کے ایک سرکردہ ماہر موسمیات نے مصنوعی بادل بنا کر ان سے بارش برسانے کا ایک منصوبہ بنایا ہے۔ اس سے پیشتر اس کی قدرتی بادلوں کو سمیٹ کر ان سے مینہ برسانے کے متعلق تمام کوششیں ناکام ہو گئی تھیں۔ مصنوعی بادل تیار کرنے اور ان سے حسب منشاء مینہ برسانے کے لئے افریقہ میں کانگو کے علاقوں میں جائے گا۔ یہ جگہ خطِ استوا سے ایک درجہ شمال میں واقع ہے۔

مولوی تمیز الدین صوبائی لیگ پارٹی کے لیڈر ہو گئے

ڈھاکہ ۲۴ مئی مشرقی بنگال کی مسلم لیگ پارٹی نے کل اپنے اجلاس میں اسمبلی کے التواء کے متعلق سپیکر کے فیصلہ پر غور کیا۔ اور صوبہ کی آئینی صورت حال پر تشویش کا اظہار کیا۔ مولوی تمیز الدین صوبائی لیگ پارٹی کے لیڈر ہو گئے ہیں۔

اعلان عام

ہر خاص و عام کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ میونسپل کمیٹی ربوہ نے ہاؤس ٹیکس برائے سال ۵۷-۱۹۵۶ء کی فہرست اپنے ریزولیشن نمبر ۳ مورخہ ۵/۹/۵۶ منظور کی ہے۔ احباب اپنے اپنے مکان کا تشخیص شدہ ٹیکس دفتر میونسپل کمیٹی میں آکر دفتری اوقات میں دیکھ سکتے ہیں۔ اور ۸/۶/۵۶ تک اپنے اعتراض تحریری طور پر دفتر میونسپل کمیٹی میں دے سکتے ہیں۔ بعد میں آنے والے اعتراض پر غور نہیں کیا جائے گا۔

(المشتہر۔ سیکرٹری میونسپل کمیٹی ربوہ)